خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 31-جولائی 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 31 جولائی 1998ء 6 ربیع الثانی 1419 ہجری 31 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 165

دوسروں کے لئے ہمدردی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنا لی جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 69)

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔"

(روحانی خزائن جلد ششم صفحہ 395-396)

ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ

حضرت شیخ امام بخش صاحب شاہجہانپوری کی روح پرور روایت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ معہ خدام گول کمرہ میں کھانا کھا رہے تھے ایک شخص درمیان میں ایسا تھا کہ اس کے کپڑے بالکل میلے اور پھٹے ہوئے تھے۔ ایک امیر اور خوش پوش نے اسے ذرہ کہنی سے دبایا کہ پیچھے رہو۔ پھر کھا لینا۔ حضرت صاحب کی نظر پڑ گئی آپ نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی کہ ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے اور ہر ماموری جماعت غرباء سے ترقی کرتی رہی ہے

"اگر کسی ذی مقدرت دوست کو کوئی غریب برا معلوم ہو یا اس سے نفرت آوے تو اسے چاہئے خود الگ ہو جائے"

سیرت المہدی صفحہ 104 مولفہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری طبع اول دسمبر 1962ء ربوہ)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

عقل مند انسانوں کی ایک صفت شفقت علیٰ خلق اللہ ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

دوسری علامت عقلمندوں کی یہ بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عہد کی پابندی کے بعد اور اس سے کامل تعلق پیدا کر لینے کے بعد اس کے ان بندوں کی طرف جھکتے ہیں۔ جن سے تعلق رکھنے کا اس نے حکم دیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے رسول۔ ملائکہ۔ خلفاء پھر اولیاء و ابرار اور اس کے بعد تمام مخلوقات حسب مراتب مثلاً قومی نظام کے چلانے والے، رشتہ دار۔ محسن ہمسائے۔ غرباء و مساکین اہل وطن۔ مسافر باقی افراد انسانیت۔ حیوانات جن سے وہ کام لیتا ہے۔ اور پھر تمام چرند پرند حتیٰ کہ درندے اور کیڑے مکوڑے پھر نباتات اور جمادات۔ غرض تعلق باللہ کے بعد عقلمند انسان کا کام ہے کہ جن جن چیزوں سے اور جس جس حد تک اللہ تعالیٰ نے تعلق کا حکم دیا ہے۔ اس حد تک اور اس صورت میں ان سے تعلق رکھے۔ اس علامت میں گویا شفقت علیٰ خلق اللہ اور مادی اسباب سے استمداد اور ان کے استعمال کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ نکتہ بتایا ہے۔ کہ عقلمند وہ نہیں جو دنیا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی جستجو کرتا ہے۔ بلکہ عقلمند وہ ہے جو خدا تعالیٰ کو پا کر اس کے ارشاد کے ماتحت دنیا کی طرف جھکتا ہے۔ اسی طرف اشارہ ہے اس آیت میں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتی ہے کہ (-) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوّل تو خدا تعالیٰ کے قریب ہوئے۔ پھر اس کے حکم کے ماتحت اس مقام سے اتر کر مخلوق کی طرف جھکے۔ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اور خدا تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ بن گئے۔ جس طرح کمان کا چلہ ہوتا ہے کہ ایک سرا ایک طرف۔ اور ایک سرا ایک طرف بندھا ہوا ہوتا ہے اس آیت میں لطیف پیرایہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کوشش کا ذکر کیا ہے۔ جو آپ نے بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے کی۔ لیکن چونکہ یہ موقع اس آیت کی تفسیر کا نہیں۔ میں نے درمیانی مطالب کو ترک کر کے صرف نتیجہ بیان کر دیا ہے۔

غرض آیت زیر تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے عقلمندوں کی دوسری علامت یہ بتائی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور محبت میں کمال حاصل کر کے اس کے حکم اور اسکی ہدایت کے ماتحت مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور مخلوق سے رشتہ اتحاد و اخوت اور احسان جوڑتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد سوم ص 409-408)

خیر اندیشِ احباب رہے مد نظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمام نہ ہو

(کلام محمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

جلسہ سالانہ کے موقع پر عاجزانہ دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں

اے ہمارے رب! تو ہر نقص سے پاک ہے۔ پیدائش عالم بے فائدہ اور بے مقصد نہیں۔ اے ہمارے رب! ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچالے اور اپنے غضب کی آگ سے تو اپنی پناہ میں لے لے۔ اے ہمارے رب! تیرے نام پر ایک پکارنے والے نے ہمیں پکارا اور تیری رضا کے حصول کے لئے ہم نے اس کو قبول کیا' اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر تیرے نام کی عظمت اور کبریائی کے لئے ہم نے اس کی آواز پر لبیک کہی۔ کس حد تک ہم نے اس عہد بیعت کو نبایا۔ تو ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم کمزوریوں کے پتلے ہیں' ہماری عاجزانہ پکار کو سن اور ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں اس گروہ میں شامل کر جو تیری نگاہ میں نیک اور پاک ہے اور اے ہمارے رب! اے سرچشمۂ عنایات بے پایاں!! تیری طرف سے آنے والی ہر خیر کے ہم بھوکے اور فقیر ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ سب کچھ دے جس کا تو نے ہم سے (۔) وعدہ کیا ہے اور جب جزا کا دن آئے تو ہم تیری نظروں میں ذلیل نہ ٹھہریں۔ دیکھنے والے دیکھیں اور سمجھنے والے سمجھیں کہ جو تیری راہ میں دکھ اٹھاتے اور سختیاں جھیلتے ہیں اور جن کو ذلیل کرنے اور ہلاک کرنے میں دنیا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتی وہی تیرے پیار کو پاتے ہیں اور (اللہ کے مکرم بندوں) میں شامل کئے جاتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی کہ ہم تیرے لئے اپنے نفسوں کی خواہشات اور ماحول کی کشش اور دنیا کی زینت سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہم تیری راہ میں ستائے گئے اور ذلیل کئے گئے اور ہم نے تیری راہ میں رسوائیاں اٹھائیں اور ماریں کھائیں اور جائیدادیں لٹوائیں۔ لیکن ہلاکت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہم نے محبت کے اس شعلہ کو اور بھی روشن کیا۔ جو تیرے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہے لیکن یہ تو ہماری سمجھ ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہماری سمجھ کا قصور ہو۔ ہم تیرے خوف سے لرزاں ہیں۔ ہماری روح تیرے جلال سے کانپ رہی ہے' تیری عظمت اور کبریائی نے ہمارے درخت وجود کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اے ہمارے رب! ہماری کمزوریوں' سستیوں' غفلتوں' کوتاہیوں' خطاؤں اور گناہوں نے ہماری نیکیوں کو دبا دیا ہے (۔) ہمارے ہاتھ نیکیوں کے پھول اور اعمال صالحہ کے ہار تیرے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے نہیں لا سکتے۔ تہی دست تیرے قدموں پر گرتے اور تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رحمان! ان تہی ہاتھوں کو اپنی رحمت سے یدِ بیضا کر دے (۔)

اے ہمارے رب! ہماری بھول چوک پر ہمیں گرفت نہ کرنا اور ہماری خطاؤں سے درگزر کرنا' ہم عاجز اور کمزور بندے ہیں مگر ہیں تو تیرے ہی بندے۔ اے ہمارے رب! کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم عہد شکن ہو کر ثواب کے کاموں سے محروم ہو جائیں اور عہد شکنی کی سزا تیری طرف سے ہمیں ملے۔ اے ہمارے محبوب! ہم ہمیشہ اپنے عہد پر قائم رہنے کی تجھ سے توفیق حاصل کرتے رہیں اور ہمیشہ تیری ہی رضا ہمارے شامل حال رہے اور تیرے انعامات بے پایاں کا جو سلسلہ (۔) جاری (۔) ہے اس کا تسلسل کبھی نہ ٹوٹے۔

اے ہمارے رب! اپنے قہر کی گرفت سے ہمیں محفوظ رکھیو تیرے غصہ کی ہمیں برداشت نہیں۔ تیری گرفت شدید ہے کچل کر رکھ دیتی اور ہلاک کر دیتی ہے۔ ہم عاصی ہیں ہمیں معاف فرما۔ ہم سے گناہ پر گناہ ہوا' کوتاہی پر کوتاہی' اپنی رحمت کی وسیع چادر میں ہماری سب کمزوریوں کو چھپالے ہمیں اپنی رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہ۔ تو ہمارا محبوب آقا ہے تیرے دامن کو ہم نے پکڑا۔ دامن جھٹک کے ہمیں پرے نہ پھینک دینا۔ ہماری پکار کو سن (۔) اے ہمارے رب! تیری راہ میں جو بھی سختیاں اور آزمائشیں ہم پر آئیں ان کے برداشت کی قوت اور طاقت ہمیں بخش اور سختیوں اور آزمائشوں کے میدان میں ہمیں ثبات قدم عطا کر' ہمارے پاؤں میں لغزش نہ آئے (۔) اور ہماری کامیابیوں کے سامان تو خود اپنے فضل سے پیدا کر دے۔ (افتتاحی تقریر فرمودہ 26 دسمبر 1968ء)

اے اللہ! ہم ان بے حد و حساب نعمتوں پر تیرا شکر ادا کرتے ہیں جو تو نے محض اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے جلووں سے ہمیں عطا کیں۔ ہماری دعا' ہماری التجا' ہمارے عمل' ہماری سعی' ہمارے مجاہدات انہیں کہاں پاسکتے تھے۔ لیکن اے ہمارے رب! تو اپنے عاجز بندوں کی دعائیں بھی تو قبول فرماتا ہے۔ اے ہمارے مالک! تو عمل اور مجاہدہ پر اپنی رحمت بے پایاں سے ثمرات حسنہ بھی تو مرتب کرتا ہے۔ دعا اور سعی پیہم کی ہمیں توفیق عطا کر' انہیں قبول فرما اور وہ نعماء ہمیں بخش دے' حق و صداقت پر ثبات قدم عطا کر' خوشحال زندگی ہمارے لئے مقدر کر دے اور فلاح اور کامیابی ہمارے نصیب میں کر دے۔ (افتتاحی تقریر فرمودہ 26 دسمبر 1969ء)

غزل

جاں بکف اشک بجام آئے گی
نالہ کرتی ہوئی شام آئے گی

در بدر روتی پھرے گی خلقت
کوئی تدبیر نہ کام آئے گی

شور رُک جائے گا آوازوں کا
اک صدا بر سرِ عام آئے گی

سائے چھپ جائیں گے دیواروں میں
منزلِ ماہِ تمام آئے گی

داغ در داغ جلیں گے سینے
یاد یاروں کی مدام آئے گی

عمر بھر دل کے گلی کوچوں سے
اک صدا نام بنام آئے گی

قیس کو ڈھونڈنے شہروں گلیوں
لیلیٰ دشت مقام آئے گی

پھر سرِ دار ہنسے گا منصور
زندگی پھر کسی کام آئے گی

پھر وہی جشنِ شہیداں ہو گا
زندگی بہرِ سلام آئے گی

دن چڑھے نکلیں گے راہی گھر سے
دل کے چوراہے میں شام آئے گی

شب گزر جائے گی آخر مضطر
صبحِ آہستہ خرام آئے گی

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات سے خطابات۔ مجالس عرفان انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دورہ جرمنی (14تا26 مئی 98ء)

فیملی ملاقاتیں

23 مئی 1998ء کی صبح دس بجے بیت نور فرینکفرٹ میں فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس دوران تینتالیس (43) فیملیوں کے دوصد پانچ (205) افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب

مورخہ 23 مئی 1998ء کی شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت نور فرینکفرٹ سے ویز بادن کے لئے روانہ ہوئے جہاں جرمن احباب کے ساتھ ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں 53 جرمن احباب شامل ہوئے۔ حضور انور نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور تلاوت کلام پاک سے مجلس کا باقاعدہ آغاز ہوا جس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ بعض سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہیں۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اس جماعت کی بنیاد خدا کے ذریعہ رکھی گئی ہے اور پیشگوئیوں کے عین مطابق اس کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ پیشگوئیاں ایک ایسے مصلح کی آمد کے بارے میں تھیں جو آخری زمانہ میں مبعوث ہو کر عالمی سطح پر اصلاح کا کام سر انجام دے گا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ مصلح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔

☆ حضور انور سے ایک سوال یہ تھا کہ آپ کو کس خطرے سے بچانے کے لئے حفاظتی عملہ کے اراکین سٹیج پر کھڑے ہیں۔ حضور نے جواباً فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ کسی خطرے کی صورت میں یہ لوگ میری کوئی حفاظت نہیں کر سکتے لیکن ایسا کرنے میں محض مقامی جماعت کی انتظامیہ کا اطمینان ہے۔

☆ اسلام میں عورت کے مقام اور اس کی آزادی کے بارے میں ایک سوال کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیلی جواب ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ مغرب میں عورت کو جو آزادی حاصل ہے اسے آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ یہ آزادی عیسائیت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ عیسائیت سے بغاوت کے اظہار کا نتیجہ ہے۔ یہاں وہ وقت بھی تھا جب عورتوں کو زندہ جلا دیا جاتا تھا اور جانوروں کی طرح کے سلوک کا انہیں مستحق سمجھا جاتا تھا۔ انگلستان میں ایک ہی وقت میں پانچ ہزار عورتوں کو جادوگری کے جرم میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ جرمنی میں جو کچھ ہوا وہ ناقابل بیان ہے اور یہ سب کچھ عیسائیت کے نام پر ہی ہوا تھا اور اسی قسم کے حالات ساری دنیا میں تھے۔ جبکہ عرب میں چودہ سو سال پہلے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے آکر عورتوں کے خلاف تمام جرائم کا خاتمہ کر دیا اور انہیں مردوں کے برابر مقام عطا فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ عیسائیت میں عورتوں کی معصومیت کا جو امتحان رکھا گیا تھا وہ یہ تھا کہ جادو کے الزام میں لائی جانے والی عورتوں کو ہاتھ پاؤں باندھ کر پانی میں ڈال دیا جائے۔ اگر وہ ڈوب جائے تو وہ معصوم ہے اور اگر بچ جائے تو اسے جادوگری کے جرم میں زندہ جلا دیا جاتا تھا یعنی دونوں طرح سے عورت کے مقدر میں موت ہی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ جرمنی میں چند دہائیاں پہلے تک عورت کسی جائیداد کی مالک نہیں بن سکتی تھی بلکہ وہ خود جائیداد متصور ہوا کرتی تھی۔ پس یہاں عیسائیت سے بغاوت تھی جس نے عورت کو آزادی سے ہمکنار کیا۔ دوسری طرف اسلام میں عورت ملکیت کا حق رکھتی ہے۔ وہ رشتہ کرنے میں آزاد ہے اور دوسرے تمام معاملات میں اس کو قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم کے خلاف سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ مرد اپنی بیویوں کو مار پیٹ سکتے ہیں۔ لیکن پہلی بات یہ ہے کہ مردوں کو ایسا کرنے کے لئے کوئی مذہبی لائسنس درکار نہیں ہے اور جرمنی سمیت ساری دنیا میں ہزاروں لاکھوں مرد اپنی بیویوں کو بری طرح مار پیٹ کر زخمی کر دیتے ہیں اور اس کی بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مرد شراب کے نشہ میں تھا۔ یہ پولیس کے بیان کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے اور بے شمار ایسے کیسز ہیں جو پولیس میں کبھی درج ہی نہیں کروائے جاتے۔ اب خود سوچیں کہ یہ موجودہ ترقی یافتہ دور کی باتیں ہیں اور الزام ہے چودہ سو سال پہلے کے زمانے پر۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے سامنے اسلام کی یہ بالکل غلط تصویر پیش کی جارہی ہے۔ آپ نے اگر اسلام کو بہترین طور پر سمجھنا ہو تو پھر صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو دیکھیں۔ آپؐ نے تو زندگی بھر کبھی ایک دفعہ بھی اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ پس اسلام کو جانچنا ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ جانچیں، آج کے حوالے سے نہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور کے حوالے سے اسلام پر حملہ کرنے کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس سوال کے جواب میں ہر گزشتہ مذہب کو اسلام کے مقابلہ پر رکھ کر آپ کو پرکھنا ہوگا۔ مثلاً ہندومت کو دیکھیں جس میں لاکھوں عورتوں کو بغیر کسی جرم کے صرف اس لئے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا رہا کہ ان کے خاوند فوت ہو گئے تھے۔ اور لاکھوں عورتوں نے از خود موت کو قبول کرنا پسند کر لیا کیونکہ ان کی زندگیاں مردوں سے بدتر ہو چکی تھیں اور ان کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک ہوتا تھا وہ ان کے مذہب کی روشنی میں ہی کیا جاتا تھا۔

☆ آخری زمانہ کی پہچان کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مذہب جب بھی آخری زمانہ کی بات کرتا ہے تو اس کی بعض نشانیاں بیان کرتا ہے۔ وہ نشانیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بیان فرمائی تھیں اور قرآن و حدیث میں بھی ملتی ہیں۔ کرشنا اور دوسرے انبیاء نے بھی جو بیان کیا وہ بھی پورا ہو چکا ہے۔ پس یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں مصلح نے ظہور پانا تھا جس نے عالمی سطح پر بنی نوع انسان کو ہدایت کی طرف بلانا تھا۔

☆ اسلام میں طلاق کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اب میں آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لے جانا چاہتا ہوں، آج کے حوالے سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک خاتون نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا خاوند بہت اچھا آدمی ہے لیکن میں اسے پسند نہیں کرتی تو آنحضور ﷺ نے اس عورت کو آزاد کروا دیا۔ جہاں تک مرد کے طلاق دینے کا تعلق ہے، اسلام میں طلاق ایک ہی وقت میں تین بار نہیں دی جا سکتی بلکہ تین تین ماہ کے تین دور ہوتے ہیں۔ ان تین مہینوں میں خاوند بھی بیوی سے تعلق قائم نہیں کر سکتا تاکہ اسے بھی احساس دلایا جائے۔ اور اس دوران مرد کے علاوہ اگر عورت بھی صلح کی خواہشمند ہو تو صلح ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جرمن قانون میں بھی علیحدگی کے بعد طلاق سے پہلے دو سال دیئے جاتے ہیں تاکہ سوچ بچار کا کافی وقت مل سکے لیکن جرمن قانون کسی مرد یا عورت کو کسی دوسرے کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے نہیں روک سکتا جبکہ اسلام میں ایسے تعلقات کی سختی سے ممانعت ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آج مذہب کے نام پر مختلف ممالک میں ہونے والے مظالم ان سیاستدانوں کی وجہ سے ہیں جو مذہب کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

☆ فنا کی حقیقت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے Nothingness اور Total non-existance حضور نے فرمایا کہ درحقیقت انسان کبھی بھی فنا کی حالت میں نہیں جاتا کیونکہ مرنے کے بعد روح کسی اور شکل میں چلی جاتی ہے۔ یہ فنا نہیں ہے۔ اور جب ساری کائنات ختم ہو جائے گی تو وہ کائنات کی فنا ہو گی۔ لیکن روح پھر بھی ختم نہیں ہو گی اس لئے کہ فنا کا تعلق صرف مادہ (Matter) سے ہے نہ کہ روح (Spirit) سے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کے مطابق فنا کا دور بار بار آتا رہا ہے اور ہمیشہ ایسا وقت آتا رہتا ہے جب خدا کے علاوہ کسی اور کا وجود نہیں ہوتا۔ البتہ روح باقی رہے گی۔ اور چونکہ خدا لامحدود (Limitless) ہے اس لئے خدا کا روحوں کی تخلیق کا عمل بھی لامحدود ہے۔

☆ عیسائیت میں گناہ کے ساتھ انسانی پیدائش کا جو تصور پایا جاتا ہے اس بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ دراصل گناہ کے ساتھ انسانی پیدائش کا عقیدہ، عیسائیت کا نہیں بلکہ پولوس کا عقیدہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مطابق ہر شخص خدا کے کیریکٹر میں پیدا ہوتا ہے اور ناممکن ہے کہ اس فقرہ کے ہوتے ہوئے گناہ کی وراثت کو بھی ساتھ شامل کر دیا جائے۔

☆ ایک سوال تھا کہ اسلام کا مطلب تو امن و شانتی ہے پھر الجیریا میں بچوں کو ہلاک کیا جا رہا ہے.....؟

حضور انور نے فرمایا کہ بچے تو جرمنی اور انگلستان میں بھی قتل ہوتے ہیں اور یہاں کی رپورٹس کے مطابق ابھی سارے واقعات ریکارڈ میں نہیں آتے۔ اس لئے یہ ایک مذہبی سوال نہیں ہے بلکہ یہ حرکت تو مذہب سے دور جانے کی وجہ سے ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مغربی دنیا میں ان بچوں کے قتل کی تعداد کہیں زیادہ ہے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے اور اپنی ماؤں کے ذریعے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہلاک کر دیئے گئے۔ یہ قتل ہے۔ اسے جو بھی نام دیں یہ قتل ہی رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میں مغرب کا اس لئے ذکر نہیں کرتا کہ میں متعصب ہوں بلکہ اس لئے کرتا ہوں کہ آپ مغرب کو زیادہ سمجھتے ہیں۔..... اگرچہ مشرقی ممالک میں یہاں سے کہیں زیادہ بچے ہلاک کر دیئے جاتے ہیں مثلاً پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ میں بے شمار عورتیں صرف اس لئے اپنے نوزائیدہ بچوں کو خود ہلاک کر دیتی ہیں کیونکہ وہ زنا کی سزا میں قتل نہیں ہونا چاہتیں۔ لیکن چونکہ مغربی ممالک میں ایسی کوئی سزا نہیں ہے اسلئے یہاں کا معاملہ دوسرا ہے۔

☆ ایک سوال تھا کہ چونکہ ہم جنس پرستی کا تعلق ایک جین (Gene) کے ساتھ ہے اس لئے اس عمل پر کسی کا اختیار نہیں ہو سکتا اور جس عمل پر اختیار نہ ہو اس کی سزا نہیں دی جا سکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم جنس پرستی جیسے جرم کو جینیٹک (Genetic) خرابیوں کی بنیاد قرار دے کر خود بری ہو جانا میرے نزدیک درست نہیں ہے۔ اسی طرح دیگر کئی جرائم کا تعلق بھی Gene سے ہی ہے لیکن ان کے لئے یہ رویہ نہیں رکھا جاتا۔ ذرا تصور کریں کہ کسی ہم جنس پرست شخص کے گھر کوئی ڈاکو آئے اور جب سب کچھ سمیٹ کر جانے لگے تو یہ کہے کہ اس ڈاکو کا یہ عمل اس کی جینیٹک کی وجہ سے ہے!! حضور نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا کہ جینیٹک کے اصول قوانین قدرت کے مطابق چلتے ہیں' ان کے خلاف نہیں۔

☆ شادی سے پہلے کی آزاد روی کے بارے میں ایک سوال کا مختصر جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ شادی سے پہلے جنسیاتی لذات کے حصول کے نقصانات آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ایڈز' شادی میں ناکامی' مرد و عورت میں وفا کی کمی وغیرہ یہ سب کچھ شادی سے پہلے کی آزادی کی وجہ سے ہیں۔

☆ ایک ضمنی سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں لندن سے نہ صرف پاکستان بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں سے رابطہ کر سکتا ہوں اور خدا کے فضل سے دنیا بھر میں جہاں بھی میں ہوں گا وہاں سے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا کے احمدیوں سے مخاطب ہو سکتا ہوں۔

اس کے بعد مجلس سوال و جواب اختتام پذیر ہوئی اور حضور انور واپس بیت نور فرینکفرٹ تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقات اور روانگی برائے اجتماع

24 مئی 98ء کی صبح بیت نور فرینکفرٹ میں ایک فیملی کے چار افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور قریباً دس بجے صبح مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کے تیسرے روز کے پروگرام ملاحظہ فرمانے کے لئے مقام اجتماع Bad Kreuznach روانہ ہوئے۔ حضور انور نے خدام و اطفال کے بہت سے فائنل ورزشی مقابلہ جات ملاحظہ فرمائے اور کھیلوں کے عمدہ معیار سے لطف اندوز ہوئے۔

خدام کے ساتھ مجلس علم و عرفان

مورخہ 24 مئی 98ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کے تیسرے روز قبل از دوپہر نوجوان خدام کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان کا انعقاد ہوا۔ اس مجلس میں کئے جانے والے سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہیں۔

☆ ہندوؤں کے خدا "رام" کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت رام کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پہلا نام ابرام تھا جو بعد میں رام بن گیا۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ "رام" خدا کے ایک نبی تھے جنہیں بعد میں قوم نے خدا کا درجہ دے دیا جیسا کہ مذہبی دنیا میں بعض اوقات ہوتا آیا ہے۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ کیا جانوروں میں بھی روح ہوتی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ جانوروں میں روح انسانوں کی روح کی طرح نہیں ہوتی۔ انسانی روح اعمال کے لحاظ سے ذمہ دار ہے۔ جانور وراثتاً اپنی حرکتوں میں آزاد نہیں ہے اس لئے اپنی حرکتوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔ مثلاً انسان خواہ سبزی کھائے یا گوشت لیکن شیر گوشت کھانے پر مجبور ہے۔ اس لئے جانور کے لئے نہ جزا ہے نہ سزا ہے۔

☆ ایک سوال تھا کہ کائنات میں دوسرے سیاروں پر بھی مخلوق کی موجودگی کے بارے میں اور کسی زمانے میں ان کے ساتھ رابطہ ہونے کے بارے میں قرآن کریم سے علم ہوتا ہے' اسی طرح قرآن کریم کی ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تم یہیں (اسی زمین میں) پیدا ہوئے ہو' یہیں مروگے اور یہیں سے دوبارہ زندہ ہوگے۔ لیکن رابطہ ہونے کے بعد اگر کوئی شخص کسی دوسرے سیارے پر مر جائے تو اس پر دوسری آیت کا اطلاق کیسے ہوگا؟

حضور نے فرمایا کہ اس آیت کا مطلب ہے کہ زمین کی فضا ہماری زندگی کے لئے ضروری ہے خواہ یہ فضا ہم راکٹ میں پیدا کریں یا چاند پر پیدا کریں۔ اس لئے اگر زمین کی بجائے کسی اور سیارے پر کسی مخلوق سے ملاقات ہوئی تو یہ فضا انسان کو اپنے ہمراہ لے جانی پڑے گی۔

☆ اس سوال کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے کہ جو اربہا ارب کائناتیں موجود ہیں کیا قرآنی تعلیم ان پر بھی حاوی ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم تو زمین پر بھی حاوی نہیں ہے مثلاً یہاں جانور ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جب سرشت بدل جائے تو وہ تعلیم حاوی نہیں ہوا کرتی۔

☆ ایک سوال تھا کہ دنیا بھر میں مختلف خطوں کے مسلمان مختلف دنوں میں کیوں عید مناتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ عید قرآن کریم کی شرائط کے مطابق منائی جاتی ہے اور یہ قرآن کی سچائی کی دلیل ہے۔ اس زمانہ میں جب یہ تعلیم نازل ہوئی تو زمین کا گول ہونا وغیرہ جیسی سائنسی باتوں کا تصور ہی نہیں تھا۔ پس دنیا میں ایک ہی وقت عید کا مقرر ہو جانا قانون قدرت کے خلاف ہے اور چاند کے ساتھ عید کو باندھنے کے بعد یہ جاہلانہ خیال ہے کہ ایک وقت میں عید کیوں نہیں ہوتی۔ رپورٹ محمود احمد ملک (جاری ہے)

محترم میر غلام احمد نسیم صاحب

حضرت امام فخرالدین رازی

مشہور عالم اور مفسر فخرالدین الرازی 543ھ اور ایک روایت کے مطابق 544ھ مطابق 1149ء میں بمقام "رے" پیدا ہوئے۔ ان کا پورا نام ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسین ہے۔ ان کے والد شہر کے خطیب تھے اس لئے ان کو ابن الخطیب کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے اپنے والد سے ہی حاصل کی۔ بعد ازاں وقت کے مشہور اساتذہ سے بھی استفادہ کیا۔

ادب اور علوم دینیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد خوارزم چلے گئے جہاں وہ معتزلہ کے خلاف مناظروں میں مشغول ہو گئے۔ مناظروں نے شدت اختیار کر لی اور حالات دگرگوں ہو گئے تو وہاں سے ماوراء النہر چلے گئے وہاں بھی انہیں ویسی ہی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ "رے" میں واپس آ گئے۔ واپسی پر ان کے تعلقات شہاب الدین غوری سے استوار ہو گئے۔ غوری نے انہیں مالی فوائد کے علاوہ اعزازات سے بھی نوازا اور اس طرح وہ آسودہ حال ہو گئے۔

1184ء بخارا جاتے ہوئے "سرخس" میں ٹھہرے تو وہاں ایک (حکیم) طبیب نے بڑی آؤ بھگت کی اور اپنے پاس ٹھہرا لیا۔ اظہار تشکر کے طور پر آپ نے "بو علی سینا کی "کلیات" کی شرح لکھی۔ وہاں سے بخارا چلے گئے۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد وہاں سے "ہرات" چلے گئے جہاں غزنی کے غوری سلطان غیاث الدین نے انہیں شاہی محل میں ٹھہرایا اور عوام کے لئے ایک مدرسہ کے قیام کی اجازت دے دی۔

امام رازی کو سیاحت کا شوق تھا۔ سمرقند' ہندوستان اور کئی دیگر مقامات کی سیاحت کے بعد وہ ہرات میں اقامت گزیں ہو گئے۔ اور عمر عزیز کا بڑا حصہ ہرات میں ہی گذارا۔ ہرات میں وہ "شیخ الاسلام" کے لقب سے ملقب ہوئے۔ ہرات کے قیام کے دوران ہی ان کی شان و شوکت عروج پر پہنچی۔ تین سو سے زائد شاگرد ان کے ساتھ رہتے۔ حالات زندگی کے مطالعہ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آغاز زندگی میں تنگ دست اور آخر عمر میں خوشحال تھے۔

تقویٰ اور علمی مقام

امام رازی کی ذکاوت' ذہانت' زبردست حافظے' ضابطہ پسند ذہن اور سلامت عقل و فکر نے انہیں ایک ایسا معلم بنا دیا تھا جسے سارے وسط ایشیا میں شہرت حاصل تھی۔ بہترین خطیب تھے۔ حد درجہ متدین اور متقی تھے۔ انہوں نے اپنی وصیت میں لکھا۔

"میں نے علم کلام کے تمام طریقوں اور فلسفے کی تمام راہوں کو آزمایا۔ لیکن ان میں اطمینان نہ پایا نہ مجھے ان سے سکون قلب حاصل ہوا۔ یہ دولت مجھے تلاوت قرآن میں ملی"

امام موصوف نے فارابی اور ابن سینا کے فلسفوں کا غائر مطالعہ کیا۔ ابن سینا کی کتاب "اشارات" کی شرح بھی لکھی۔ فلسفہ کے گہرے علم نے انہیں اس قابل بنا دیا تھا کہ مسائل فلسفہ اور مسائل دین میں تطبیق کر سکیں۔ لیکن ایسا کرتے وقت انہوں نے اپنی آزادی رائے کو قائم رکھا۔ معتزلہ اور کرامیہ کے علماء سے بحثوں کے نتیجہ میں ان کے بہت سے مخالفین پیدا ہو گئے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ امام رازی بہت بڑے فلسفی اور علم کلام کے عالم بے بدل تھے۔ بعد میں آنے والے علماء جن میں امام ابن تیمیہ قابل ذکر ہیں ان کے علم کلام اور فلسفہ سے متاثر ہوئے۔

وفات

امام رازی 606ھ / 1209ء میں سخت بیمار پڑے اور موت کی آمد کو محسوس کر کے اپنے شاگرد ابراہیم بن ابی بکر کو اپنی وصیت لکھوا دی۔ اس وصیت میں انہوں نے شاگردوں کو تاکید کی ان کی تجہیز و تکفین شرعی احکام کے مطابق کی جائے اور کہ انہیں ہرات کے نزدیک کوہ مزدا خان پر دفن کیا جائے۔

عنوان تصانیف

آپ نے بہت سی کتب تصنیف کی ہیں۔ ان کی اکثر تصانیف علم کلام' فلسفہ اور تفسیر سے تعلق رکھتی ہیں۔ براکلمان نے ان کی تالیفات میں موجود مواد کو تیرہ عنوانوں میں تقسیم کیا ہے۔ (1) تاریخ۔ (2) فقہ۔ (3) تفسیر۔ (4) عقائد۔ (5) فلسفہ۔ (6) نجوم۔ (7) خطاطی۔ (8) علم معانی۔ (9) طب۔ (10) قیافہ۔ (11) کیمیا۔ (12) معدنیات اور (13) دائرۃ العارف۔

تصانیف

1۔ مفاتیح الغیب المعروف تفسیر کبیر۔ 2۔ المطالب العالیہ۔ 3 کتاب البیان والبرہان۔ 4۔ المحصول فی اصول الفقہ۔ 5۔ الملخص۔ 6۔ شرح اشارات بو علی سینا۔ 7۔ شرح عیون الحکمہ۔ 8۔ السر المکنون۔ 9۔ شرح المفصل۔ 10۔ شرح الوجیز فی الفقہ۔

تعارف تفسیر

ان کی شہرت کی ایک بڑی وجہ ان کی تفسیر ہے۔ تفسیر کا نام مفاتیح الغیب ہے لیکن مشہور تفسیر کبیر کے نام سے ہے۔ یہ تفسیر پہلے آٹھ ضخیم جلدوں میں تھی لیکن اب یہ کتاب مصر سے چوبیس جلدوں میں نہایت خوبصورت طباعت سے چھپی ہوئی ملتی ہے۔ تفسیر کبیر کو حد درجہ شہرت اور قبولیت حاصل ہے خصوصاً صاحب علم لوگوں اور علماء میں اسے بہت شہرت نصیب ہوئی۔ اس قبولیت اور شہرت کی وجہ اس کے ٹھوس علمی مباحث ہیں جو مختلف قسم کے علوم و

باقی کالم 2 پر

بقیہ کالم 4

فنون سے متعلق ہیں۔

امام موصوف ربط آیات و سور کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ آیات میں باہم کیا ربط ہے۔ نیز یہ کہ سورت کے نقطہ اختتام کی دوسری سورت کے آغاز کے ساتھ کیا مناسبت ہے۔ بعض دفعہ وہ ایک مناسبت یا تعلق کے بیان میں اکتفا نہیں کرتے بلکہ متعدد مناسبتوں کا ذکر کرتے ہیں۔

امام موصوف آیات الاحکام کی تفسیر کرتے ہوئے فقہاء کے مذاہب کو بھی بیان کرتے ہیں۔ ان کی تفسیر میں علم الاصول' نحو اور بلاغت سے متعلق مسائل کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مختصر یہ کہ امام رازی کی تفسیر علم کلام' ادب و لغت' علوم کونیہ و طبعیہ کا انسائیکلوپیڈیا معلوم ہوتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

قلعہ بالا حصار پشاور

ظہور احمد

بالا حصار پشاور کے بڑے تاریخی مقامات میں سے ایک ہے۔ بالا حصار فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں اونچی جگہ یا بلند قلعہ۔ ایک روایت کے مطابق یہ نام افغان بادشاہ تیمور شاہ درانی (1773ء تا 1793ء) نے رکھا تھا۔ سکھوں نے 1836ء میں اسے سمیر گڑھ کا نام دیا۔ مگر اس نام نے شہرت نہ پائی۔ یہ قلعہ پشاور شہر کے شمال مغربی کونے میں ایک اونچے ٹیلے پر واقعہ ہے۔ کچھ عرصہ قبل یہ قلعہ پشاور کے پرانے شہر سے کافی دور تھا۔ لیکن بعد کی نئی تعمیرات نے پرانے شہر اور قلعہ کے درمیانی فاصلہ کو آہستہ آہستہ ختم کر دیا۔ تاہم اونچا ہونے کے سبب اس قلعہ سے پشاور شہر کی تمام رونق نظر آتی ہے۔ اور جب مطلع صاف ہو تو اس سے وادی پشاور کے علاوہ اردگرد کے تمام پہاڑ بھی صاف دکھائی دیتے ہیں۔

بالا حصار کی ابتدائی تاریخ اور ماخذ

یہ حیرت کی بات ہے کہ اس کی ابتدائی تاریخ کا کسی کو بھی صحیح علم نہیں ہے۔ چنانچہ بہت سارے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ قلعہ مغلوں نے تعمیر کروایا تھا۔ یہ غلط تاثر اس لئے پیدا ہوا کیونکہ صرف مغلوں نے ہی یادداشتیں (ڈائریاں) تحریر کی ہیں جس میں انہوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن بابر جو کہ لکھنے میں بہت ہی محتاط تھا۔ اس نے کبھی یہ نہیں کہا کہ بالا حصار اس نے بنایا ہے۔ حقیقت میں یہ قلعہ اسی قدر پرانا ہے جتنا کہ بذات خود پشاور شہر۔ اس کا اندازہ قلعہ کے اندر جانے والے بڑے راستہ سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ہندوستان جانے والی سڑک کے عین پرانے راستہ کے سامنے ہے۔ جو کہ پشاور سے چارسدہ (شکلوتی) کی طرف ہے۔ اور دیکھا جائے تو یہی راستہ شہباز گڑھی (پولو شاہ یا ورشاہ پورہ) کے تاریخی شہر کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ اور اس سے آگے ہنڈ (ادھابند پورہ) کی طرف جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لازماً یہ قلعہ دو ہزار سے اڑھائی ہزار سال پرانا ہے۔ اور اس شہر کے اس وقت کے سردار کی رہائش گاہ تھی۔ چنانچہ اس بات کا تذکرہ معروف تاریخ دان ڈاکٹر احمد حسن دانی نے اپنی کتاب

Peshawar Historic City of frontier

میں بڑی تفصیل سے کیا ہے۔

بالا حصار ایک اونچے ٹیلہ پر واقع ہے۔ جو کہ چٹان نہیں ہے۔ بلکہ مختلف زمانوں میں تعمیرات کا شکار رہنے کی وجہ سے یہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاہی رہائش گاہ شروع میں نیچے زمین پر تھی۔ لیکن چونکہ باڑہ چینل کی حفاظت دو ہزار سال پہلے کی ضرورت تھی۔ اس لئے اس کو مزید تعمیرات کے ذریعہ اونچا کیا گیا۔ یہ ٹیلہ پرانی تعمیر کے اجزاء بالخصوص مٹی کی اینٹوں سے آہستہ آہستہ بلند ہوتا گیا۔ انیسویں صدی کے شروع میں پشاور کے مقامی حکمران بالا حصار ٹیلہ کی کھدائی سے اپنے گھر بنانے کے لئے تعمیر کا سامان حاصل کرتے تھے۔

چینی زائرین فاہیان سنگ ین (Fa Hian Sung Yun) اور ہی ین ٹی سنگ (Hiuen Tsang) نے پانچویں صدی عیسوی 520ء اور 630ء میں بالترتیب پشاور کا دورہ کیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پشاور شہر تاریخی اور مذہبی دونوں لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اور Hiun Tsang نے ایک قلعہ بند علاقے کا ذکر کیا ہے۔ جو اس وقت کے حکمران کی قلعہ میں موجودگی کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اس وقت اس سے درس گاہ کا کام لیا جا رہا تھا۔

غزنوی دور

جب سبکتگین نے 988ء میں پشاور پر قبضہ کیا تو اس نے دس ہزار گھوڑے وہاں قلعہ کی حفاظت کے لئے رکھے۔ یہ معلوم کرنا بہت آسان ہے کہ سبکتگین کا فوجی گڑھ لازماً بالا حصار میں تھا۔ کیونکہ محمود غزنوی نے پشاور کے قریب ہندو راجاؤں جے پال اور آنند پال کو بالترتیب 1001ء عیسوی اور 1006ء عیسوی میں شکست دی تھی۔ اور راجہ کی فوجوں نے پشاور کے اس قلعہ سے لازماً طاقت اور پناہ حاصل کی ہوگی۔ شہر کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے محمود غزنوی نے 1179ء عیسوی میں پشاور حاصل کیا تھا۔

مغلیہ دور

عظیم مغل شہنشاہ، ظہیر الدین بابر نے تواتر کے ساتھ اپنی یادداشتوں میں قلعہ بالا حصار کا ذکر کیا ہے۔ وہ بگرام میں رکنے اور پھر شکار پر جانے کا ذکر کرتا ہے۔ اس نے پیپل منڈی کے علاقہ میں ۔ پیپل کے درخت کی سیر کی۔ جس کے نیچے گوتم بدھ کے چار بیٹھے ہوئے مجسمے موجود ہیں۔

قلعہ اور شہنشاہ ہمایوں

جب عظیم افغان بادشاہ شیر شاہ سوری نے مغل بادشاہ ہمایوں کو شکست دی تو افغانیوں نے قلعہ بالا حصار کو بھی تباہ کر دیا۔ تاہم کابل جاتے ہوئے ہمایوں کچھ عرصہ کے لئے پشاور رکا اور اس نے قلعہ کی از سر نو تعمیر کروائی۔ اور اسے سکندر خان ازبک کے حوالہ کر کے کابل چلا گیا۔ سکندر خان نے بعد میں قلعہ کی ایک خطرناک افغانی حملہ سے حفاظت کی۔

ہمایوں 1552ء میں پشاور داخل ہوتا ہے۔ اور وہ قلعہ پر اپنا مضبوط فوجی گڑھ قائم کرتا ہے۔ پٹھانوں کے خاشی قبیلہ کے سربراہ خان کاجو نے قلعہ سمیت تمام پشاور پر محاصرہ کا منصوبہ بنایا۔ مگر اسے کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

قلعہ میں آگ

طبقات اکبری میں نظام الدین نے لکھا ہے کہ 1585ء میں قلعہ میں آگ لگ گئی۔ اس آگ کے نتیجہ میں 1000 اونٹوں کا تجارتی سامان تباہ ہو گیا۔

جلالہ (روشانیہ) قلعہ کو فتح کرتا ہے

جلال الدین انصاری جو کہ بایزید انصاری کا بیٹا تھا۔ اسے مغل کتب میں جلالہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ایک پٹھان تھا اور مغلوں سے نفرت کرتا تھا۔ اس نے بہت بہادری سے مغلوں کا مقابلہ کیا۔ وہ پشاور کو ایک اسلامی ریاست بنانا چاہتا تھا۔ 1581ء میں اکبر نے جلالہ کا استقبال کیا۔ راجہ مان سنگھ نے 1585ء میں پشاور پر قبضہ کیا اور قلعہ میں اپنی فوجیں رکھیں۔ 1586ء میں جلالہ کی قیادت میں مہمند اور غوری قبائل نے قلعہ کو فتح کر کے اسے تباہ کر دیا۔ تاہم مغل بہت طاقتور تھے۔ کئی حملوں کے بعد آخر 87-1586ء میں انہوں نے جلالہ کو چترال کے پہاڑوں کی طرف بھگا دیا۔ وہ 1600ء میں وہاں انتقال کر گیا۔ چنانچہ آج تخت بھائی (مردان) کے شمال میں ایک گاؤں جلالہ اسی کے نام پر قائم ہے۔

نادر شاہ پشاور میں داخل ہوتا ہے

نادر شاہ، درہ خیبر سے ہوتا ہوا ہندوستان میں داخل ہوتا ہے۔ جب اس نے پشاور پر قبضہ کیا تو بالا حصار بھی اس کے زیر نگیں آگیا۔ مغلوں کے ساتھ ایک معاہدہ میں بادشاہ محمد شاہ نے مکمل وادی پشاور نادر شاہ کے حوالہ کر دی۔ نادر شاہ نے اس خطہ کے لئے ایک گورنر مقرر کیا۔ جس کی رہائش اور دربار بالا حصار میں ہی تھے۔

درّانی کا دورانیہ

جب احمد شاہ درانی نے مغلوں سے قلعہ قبضے میں لیا تو اسے شاہی محل بنایا۔ احمد شاہ درانی ـ بیٹے، تیمور شاہ درانی نے پشاور کو اپنا سردیوں کے موسم کا دار الخلافہ بنایا تھا۔ جب وہ پشاور میں ہوتا تو قلعہ اس کی شاہی رہائش کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ تاہم موجودہ قلعہ میں اس کے دور کا کوئی خاکہ یا عمارت موجود نہیں۔ تیمور شاہ نے فارسیوں اور تاجکوں پر مشتمل ایک محافظ دستہ بنایا تھا۔ جب 1779ء میں سردار فیض اللہ خان نے قلعہ میں داخلہ کی کوشش کی تو اس دستہ نے تیمور شاہ کی جان بچائی تھی۔

ایلفن سٹون (Elphinstone) کا دورہ

ماؤنٹ سٹیوارٹ ایلفن سٹون، ایک برطانوی سیاسی افسر تھا۔ جو کہ کابل کی بادشاہت کا دورہ کرنے شاہ شجاع کے دور میں کابل آیا تھا۔ کیونکہ اسے اطلاع ملی تھی کہ یہ ملاقات برطانوی حکومت کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگی۔ وہ بعد میں بمبئی کا گورنر بھی بنا۔ جب 5 مارچ 1809ء کو وہ شاہ شجاع کو ملنے آیا تو اس وقت اس نے قلعہ کا دورہ کیا۔ اس کا اپنا بیان ڈاکٹر دانی کی کتاب

Peshawar Historic City of frontier

میں درج ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ شہر کے شمال جنوب میں ایک بڑا باغ 'شالیمار باغ' واقعہ ہے۔ بالا حصار در حقیقت اس شالیمار باغ کے اندر واقعہ تھا۔ وہ کہتا ہے میں نے قلعہ کے جنوبی حصہ کی خوبصورت تعمیرات بھی دیکھیں۔ پانی پر ایک چھوٹا سا بند دیکھا جو کہ یقیناً قلعہ کو دریائے باڑہ کے سیلاب سے بچانے کے لئے باندھا گیا ہوگا۔ اس نے بتایا کہ شالیمار باغ علی مردان خان نے تعمیر کیا تھا۔ جو کہ کافی لمبائی میں تھا۔ اور یہ باغ پھولوں اور درختوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور بہت ہی خوبصورت منظر پیش کرتا تھا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شہر میں ہونے والی تعمیرات نے شالیمار باغ کو آہستہ آہستہ ختم کر دیا۔

اس کی باقیات اب بھی شاہی باغ، جناح پارک، ڈبگری گارڈن (جہاں اب تعمیرات ہو چکی ہیں) کی صورت میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس طرح نذر باغ (یہاں بھی اب تعمیرات ہو چکی ہیں) قلعہ کے شمال مشرق کی طرف واقعہ ہے۔

بالا حصار سکھوں کے زیر اثر

تیمور شاہ درانی کی وفات کے بعد 1793ء میں شاہ زمان بادشاہ بنا۔ تاہم درانیوں کی حکومت کمزور پڑنے لگی اور پنجاب میں سکھ سر اٹھا رہے تھے۔ نوشہرہ کی جنگ کے بعد سکھوں نے 1834ء میں قلعہ بالا حصار سمیت پشاور پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت قلعہ بہت بری حالت میں تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یا تو ہری سنگھ نلوا یا سردار کھڑک سنگھ نے قلعہ کو دوبارہ تعمیر کروایا۔ اور سردار تیج سنگھ اور جنرل وینٹیبل (Avitable) (1838ء تا 1842ء) بالا حصار میں گورنر کے طور پر رہے۔ قلعہ کے بڑے صحن میں داخل ہوتے ہوئے گیٹ کی محراب پر سکھوں کے دور حکومت کا کتبہ دیکھا جا سکتا ہے۔ بالا حصار میں آج صرف یہی ایک قدیم نشانی یا کتبہ موجود ہے۔ جس پر یہ عبارت تحریر ہے کہ۔

پورکھ کی فتح۔ سری اکال کے فضل سے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظفر چوہدری

خزانۂ معلومات

متفرق عناوین پر ترتیب وار معلومات

آسام

بنگلہ دیش، برما اور تبت کے درمیان واقع شمال مشرقی بھارت کی ایک ریاست۔ اس کا رقبہ 84'899 مربع میل ہے۔ دارالحکومت شیلانگ ہے۔ مشہور دریا دریائے برہم پتر ہے۔ یہ مرطوب آب و ہوا کا علاقہ ہے۔ بارشیں کثرت سے ہوتی ہیں۔ پیداوار میں چاول، چائے، پٹ سن اور کپاس وغیرہ اہم ہیں۔ مسلمانوں کے عہد حکومت میں یہ علاقہ کامروپ کہلاتا تھا اور مسلمان سلطنت میں کئی مرتبہ شامل کیا گیا۔ کئی صدیوں سے یہ علاقہ برما کی طرف سے ہونے والے حملوں کی زد میں رہا۔ 1826ء میں یہ برٹش انڈیا کا حصہ بنا۔ 1947ء میں آزادی ہند کے موقع پر اس کا ایک حصہ سلہٹ مشرقی پاکستان میں شامل ہوا جو 1971ء میں بنگلہ دیش میں چلا گیا۔ 1962ء میں چین نے اس پر حملہ کیا۔ 1963ء میں ناگالینڈ کا قیام عمل میں آیا۔

آسام میں احمدیت

آسام میں احمدیت حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانے میں ہی پہنچ گئی تھی۔ اور منی پور آسام سے بعض احباب نے قادیان تشریف لا کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آسام کا ذکر تاریخ احمدیت میں اس طرح محفوظ ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ منی پور آسام کے دور دراز علاقہ سے دو (غیر احمدی) مہمان حضرت مسیح موعود کا نام سن کر حضور کو ملنے کے لئے قادیان آئے اور مہمان خانہ کے پاس پہنچ کر لنگر خانہ کے خادموں کو اپنا سامان اتارنے اور چارپائی بچھانے کو کہا لیکن ان خدام کو اس طرف توجہ نہ ہوئی تو وہ ان مہمانوں کو یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکہ سے سامان اتاریں چارپائی بھی آجائے گی۔ ان تھکے ماندے مہمانوں کو یہ جواب ناگوار گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اسی وقت بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔ مگر جب حضور کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو حضور نہایت جلدی ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا ان کے پیچھے بٹالہ کے رستہ پر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چل پڑے۔ چند خدام بھی ساتھ ہو گئے حضور اس وقت اتنی تیزی کے ساتھ ان کے پیچھے گئے کہ قادیان سے دو اڑھائی میل پر نہر کے پل کے پاس انہیں جا لیا اور بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا آپ کے واپس چلے آنے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ آپ یکہ پر سوار ہو جائیں میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا مگر وہ احترام اور شرمندگی کی وجہ سے سوار نہ ہو سکے اور حضور انہیں اپنے ساتھ لے کر قادیان واپس آگئے اور مہمان خانہ میں پہنچ کر ان کا سامان اتارنے کے لئے حضور نے خود اپنا ہاتھ یکہ کی طرف بڑھایا مگر خدام نے آگے بڑھ کر سامان اتار لیا۔ اس کے بعد حضور ان کے پاس محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے اور کھانے وغیرہ کے متعلق بھی پوچھا کہ آپ کیا کھانا پسند کرتے ہیں اور کسی خاص کھانے کی عادت تو نہیں؟ اور جب تک کھانا نہ آگیا حضور ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے بڑی شفقت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ دوسرے دن جب یہ مہمان واپس روانہ ہونے لگے تو حضور نے دودھ کے دو گلاس منگوا کر ان کے سامنے بڑی محبت کے ساتھ پیش کئے اور پھر دو اڑھائی میل پیدل چل کر بٹالہ کے رستہ والی نہر تک چھوڑنے کے لئے ان کے ساتھ گئے اور اپنے یکہ پر سوار ہو کر واپس تشریف لائے۔ (رفقائے احمد جلد 4)

آستر

آستر عہد نامہ قدیم کی ایک کتاب ہے۔ یہ آستر نامی ایک یہودی لڑکی کے نام سے منسوب ہے۔ اور اس کتاب میں بیان ہوا ہے کہ کس طرح آستر فارس کے بادشاہ کی ملکہ بن گئی اور اس نے کس طرح فارسی سلطنت میں یہودی قوم کے قتل عام کا حکم منسوخ کروایا۔

آستر ایک فارسی مردکی کی چچازاد بہن اور لے پالک بیٹی تھی (آستر 2:15) اس کو اخسویرس شاہ فارس نے اپنی ملکہ بنالیا۔ اس کی ہمت کی بدولت یہودی جن کو ان کا دشمن ہامان صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتا تھا بچ گئے آخر میں ہامان کو اسی سولی پر لٹکا دیا گیا جو اس نے مردکی کے لئے بنوائی تھی۔

یہ کتاب اخسویرس بادشاہ کی موت کے بعد لکھی گئی (آستر 1:1) اور اگر ہم اخسویرس کو خسرو تصور کریں تو یہ 465 قبل مسیح کا زمانہ بنتا ہے (قاموس الکتاب)

بعض علماء کے خیال میں مردکی اس کتاب کا لکھنے والا ہے۔

یونانی نسخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کل 107 آیات ہیں۔ نیز یونانی نسخے میں اس کی تاریخ تصنیف 114 قبل مسیح درج ہے۔ جس کے بارے میں علماء کا خیال ہے کہ یہ یونانی ترجمے یا کسی اضافی نسخے کی تاریخ ہے۔

احمدیہ علم الکلام میں حوالہ

آستر کی کتاب کے بعض حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہودی ہندوستان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل آباد تھے۔ مثلاً باب 1 آیت 1 میں بریکٹ میں یہ تحریر ہے۔

اخسویرس کے دنوں میں ایسا ہوا (یہ وہی اخسویرس ہے جو ہندوستان سے کوش تک ایک سو ستائیس صوبوں پر سلطنت کرتا تھا)

آستر باب 8 آیت 9 میں تحریر ہے۔

.... اور جو کچھ مردکی نے ہندوستان سے کوش تک ایک سو ستائیس صوبوں یہودیوں اور نوابوں اور حاکموں اور صوبوں کے امیروں کو حکم دیا وہ سب، ہر صوبہ کو اسی کے حروف اور ہر قوم کو اسی کی زبان اور یہودیوں کو ان کے حروف اور ان کی زبان کے مطابق لکھا گیا۔

اس کی وضاحت ہامان کے اس بیان سے ہوتی ہے۔

"اور ہامان نے اخسویرس بادشاہ سے عرض کی کہ حضور کی مملکت کے سب صوبوں میں ایک قوم سب قوموں کے درمیان پراگندہ اور پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے دستور ہر قوم سے نرالے ہیں اور وہ بادشاہ کے قوانین نہیں مانتے ہیں........
(آستر باب 3 آیت 8)

آستر کی چوتھی کتاب

یہ یہودی اپاکریفا میں شامل ایک کتاب ہے جو آستر ہی سے منسوب ہے۔

آسٹریا

AUSTRIA
OSTERREICH)

یہ یورپ کا ایک خوبصورت ملک ہے اور برفانی کھیلوں اور قدرتی نظاروں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کا رقبہ 32'375 مربع میل ہے۔

1990ء کے اعداد و شمار کے مطابق کل آبادی 7623000 نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ وسطی یورپ میں واقع ہے۔ اس کے جنوب میں یوگوسلاویہ اور اٹلی، مغرب میں سوئٹزرلینڈ اور لشٹننشٹائن، شمال میں بویریا اور چیک ریپبلک اور سلوواکیہ اور مشرق میں ہنگری واقع ہیں۔ دریائے ڈینیوب اس کے درمیان سے گزرتا ہے اور ملک کا تین چوتھائی کے لگ بھگ علاقہ مشہور سلسلہ کوہ "الپس" نے گھیر رکھا ہے۔ آسٹریا میں اس کی زیادہ سے زیادہ بلندی 13530 فٹ ہے۔ زراعت اور صنعت دونوں پر ملک کی ترقی کا دارومدار ہے۔ سیاسی تاریخ میں بڑے بڑے نشیب و فراز آتے رہے ہیں اور پروشیا کی سلطنت سے لے کر 1955ء میں خودمختاری تک اسے بڑے کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا۔

سرکاری زبان جرمن ہے۔ بہت سے لوگ Bavarian German بولتے ہیں۔ جنوب میں سلوینی (Slovene) علاقائی سرکاری زبان کا درجہ رکھتی ہے جو کہ جنوبی کروشیا (موجود سلوونیا) کے مزید تقریباً 45000 لوگوں کی زبان بھی ہے۔ کئی ایک لسانی اقلیتیں بشمول چیک (Czech) ہنگیرین (Hungarian) رومانی (Romani) سربو کروشین (Serbo-Crotian) اور سوربین (Sorbian) بھی موجود ہیں۔ انگریزی زبان نے بھی تجارت اور سیاحت کے شعبوں میں کافی فروغ حاصل کیا ہے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5 پر

1891ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کی پشاور کے علاقہ پر آزاد حکومت کے زیر اثر اسے راجہ بکرما جیت نے بنوایا۔ اور اسے سمیر گڑھ کا نام دیا۔

بالاحصار برطانیہ کے زیر اثر

سکھوں کے زوال کے بعد پنجاب کو 1849ء میں برطانیہ کے ساتھ منسلک کیا گیا اور قدرتی طور پر وادی پشاور بھی ہندوستان کا حصہ بن گئی۔ اس وقت بالاحصار اتنا مضبوط نہیں تھا۔ کیونکہ اس کی دیواریں مٹی کی تھیں۔ چنانچہ انگریزوں نے اس کی تمام دیواریں اینٹوں سے تعمیر کیں اور اسے موجودہ شکل میں ڈھالا۔ آج جتنی بھی چھاؤنیاں موجود ہیں سب انگریزوں نے ہی قائم کی ہیں۔ چھاؤنی بننے تک انگریزوں نے بالاحصار کو فوجیں رکھنے کے لئے استعمال کیا۔ جب آفریدی قبائل نے 1930ء میں شہر پر حملہ کیا تو انہیں بھی برطانوی توپوں کے ذریعہ ہی بالاحصار کے اوپر سے گولے داغ کر بکھیرا گیا تھا۔

ہیڈ کوارٹر

(ایف۔ سی) Forntier Corps NWFP

1947ء میں بالاحصار میں تھوڑے سے ہندوستانی۔ برطانوی فوجیوں کو رکھا گیا اور خزانہ بھی قلعہ میں تھا۔ جب پاکستان وجود میں آیا تو 14۔ اگست 1947ء کی صبح کو بالاحصار پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ دسمبر 1948ء میں ایف۔ سی کا ہیڈ کوارٹر بالاحصار میں آگیا۔ جو کہ اب ملیشیا کے لئے قابل فخر علامت بن گیا ہے۔ مکران تک کے سرحدی علاقے اس قلعہ سے کنٹرول کئے جاتے تھے۔ اب بھی یہ ایف۔ سی کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور ایف۔ سی ہی اس کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔

آج کا بالا حصار

آج بالاحصار اگر دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے کہ یہ ایک بے ترتیب سی چوکور عمارت ہے۔ جس کی دو دیواریں ہیں۔ بیرونی دیوار اندرونی دیوار کے گرد پھیلی ہوئی ہے۔ اور درمیان میں ایک زگ زیگ سڑک چلتی ہے۔ اس کی دیواریں بہت چوڑی اور مضبوط ہیں جو سرخ اینٹوں سے بنی ہوئی ہیں۔ قلعہ کی اندرونی دیوار بیرونی دیوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے قریباً 50 فٹ بلند ہے اور دیواروں کی مکمل اونچائی 92 فٹ ہے۔ بیرونی برج سے اندر کے قلعہ کا رقبہ تقریباً 15.4 ایکڑ ہے۔ اور اندرونی برج کا رقبہ 110۔ ایکڑ ہے۔ آجکل ایک پکی سڑک قلعہ کے اندر جاتی ہے۔ جو کہ پہلے تین موڑ لینے کے بعد نچلے حصہ اور پھر اوپر والے حصہ تک پہنچاتی ہے۔ دونوں حصوں میں تعمیرات ہیں۔ جو زیادہ تر برطانوی دور اور پھر 1947ء کے بعد کی ہیں۔ قلعہ کے اندر خوب سبزہ ہے جو کہ آنے والوں کو پہلی نظر میں ہی متاثر کر دیتا ہے۔

قلعہ میں دو مزار ہیں۔ ایک خانقاہ حافظ مستان شاہ ہے جو کہ قلعہ کی اندرونی دیوار کے جنوب مشرق کونے کے باہر ہے۔ جس کی نشانی ایک سفید محراب ہے۔ اسی طرح قلعہ میں ایک پرانا کنواں بھی ہے۔ جو اندرونی برج کی اونچائی سے 120 فٹ سے بھی زیادہ گہرا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم محمد افضل خان صاحب مانگٹ امیر ضلع حافظ آباد بعارضہ قلب بیمار ہیں اور گوجرانوالہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم فیاض احمد خان صاحب (خان سینٹری ورکس) کے والد صاحب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رانا محمد اسد اللہ صاحب ناصر آباد غربی ربوہ کو مورخہ 98-7-24 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ مکرم رانا عطاء اللہ صاحب حال لندن کی پوتی اور مکرم رانا حمید اللہ صاحب حال جرمنی کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو سعادت مند باعمر خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ولد صوفی منظور احمد صاحب صدر جماعت لبے گکھانوالی ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام مبرور احمد عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔

گمشدہ تصاویر

○ پانچ عدد تصویریں بمعہ نیگیٹیو تنویر سٹوڈیو سے دارالفتوح آتے ہوئے راستے میں کہیں گر گئی ہیں۔

برائے مہربانی جن صاحب کو ملیں تو صدر صاحب عمومی کے دفتر پہنچا دیں۔ یا فون نمبر 212886 پر اطلاع کردیں۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ فائزہ انوار بنت مکرم انوار الحق خان صاحب (آف خوشاب) سیکرٹری وقف جدید دارالنصر غربی ربوہ نے میٹرک کے سالانہ امتحان میں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کے آرٹس گروپ میں 671 نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیزہ کے لئے بہت مبارک فرمائے۔ اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ایوب النساء صاحبہ والدہ مکرم سلیم الدین احمد صاحب صدر محلہ دارالیمن غربی ربوہ مورخہ 25۔ جولائی 1998ء میمن سنگھ (بنگلہ دیش) میں بقضائے الٰہی رحلت فرما گئی ہیں۔ محترمہ موصیہ تھیں۔ محترمہ کے دو بیٹے اور نو بیٹیاں ہیں۔

احباب کی خدمت میں ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ عزیزہ خورشید صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد خان صاحب لودھی مرحوم مورخہ 98-7-28 کو دن کے 2 بجے وفات پاگئیں۔ آپ حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ کی نواسی تھیں۔ آپ ربوہ میں صدر لجنہ دارالرحمت شرقی (الف) اور کراچی میں قیادت لجنہ لیاقت آباد کی انچارج رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المہدی میں مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے ہی کروائی۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا سعید احمد صاحب رشید سکنہ ہڈیارہ ضلع لاہور ایک مختصر سی علالت کے بعد 98-7-8 وفات پاگئے ہیں۔

ان کی عمر 65 برس تھی ان کے لواحقین میں تین بچے اور تین بچیاں اور ان کی اہلیہ ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم سابق محاسب جماعت احمدیہ راولپنڈی مورخہ 21۔ جولائی 1998ء ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اچانک وفات پاگئیں عشاء کے بعد بیت الحمد مری روڈ راولپنڈی میں نماز جنازہ کے بعد میت ربوہ لائی گئی جہاں 98-7-22 کی صبح محترم امیر صاحب مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ مرحوم کے بڑے بیٹے ڈاکٹر توقیر احمد صاحب کو نصرت جہاں کے تحت نائیجیریا میں 5 سال خدمت کا موقع ملا ہے دوسرا بیٹا تنویر احمد صاحب آرکیٹکٹ ہے۔

احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار ماہ جولائی 1998ء مبلغ -/65 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

اعلان داخلہ ڈی۔ بی۔ اے
آئی۔ سی۔ ایس F.Sc
پیٹرومین انسٹی ٹیوشنز

○ ادارہ پیٹرومین نے لاہور، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے انسٹی ٹیوشنز میں

(D.B.A) Diplomn in Business Administretion

اور

Intermediate with Computer Science (I.C.S/F.Sc)

میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ کم از کم تعلیمی قابلیت = میٹرک

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15۔ اگست 1998ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 98-7-27 ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

تصحیح

○ الفضل 18۔ جولائی 98ء ص 3 پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جو مجلس عرفان شائع ہوئی ہے وہ 6۔ دسمبر 96ء کی ملاقات سے لی گئی ہے اور پہلی دفعہ الفضل انٹرنیشنل 25۔ جولائی 97ء میں شائع ہوئی۔ نیز ص 3 کالم نمبر 3 سطر 27، 28 اس طرح پڑھی جائے

"ایک ہی کتاب ہے جو خرچ کے متعلق پابندیاں لگارہی ہے"

(ادارہ)

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا میٹرک کا شاندار رزلٹ

○ فیصل آباد بورڈ میں میٹرک کا امتحان دلوانے والے کل سکولوں کی تعداد 762 ہے ان میں سے طلباء کی تعداد اور طلباء و طالبات کی فرسٹ ڈویژن اور سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہونے والے طلباء کی شرح اور سو فیصد رزلٹ دینے والے سکولوں کے لحاظ سے پورے بورڈ میں ہمارا نصرت جہاں اکیڈمی کا رزلٹ تیسرے نمبر پر ہے۔ پہلے نمبر پر D.P.S ڈویژنل پبلک سکول فیصل آباد ہے اور دوسرے نمبر پر لیبارٹری سکول آف ایگریکلچرل یونیورسٹی فیصل آباد ہے۔

فیصل آباد بورڈ کا رزلٹ 38.11% تھا جبکہ نصرت جہاں اکیڈمی کا رزلٹ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ سو فیصد رہا۔

نصرت جہاں اکیڈمی کے رزلٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ = 6

70 فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ = 28

60 فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ = 20

53 فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ = 6

کل تعداد طلبہ = 60

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ تمام طلبہ اور اساتذہ کو یہ کامیابی مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابی سے نوازے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ: 1958ء
تریاق اٹھرا لعہ
60 گولی -/25
120 گولی -/50
600 گولی -/250
نور نظر (اولاد نرینہ کیلئے)
کورس کستوری والا -/1100
کورس قلب الحجر والا -/200
زدجام عشق خاص
اکسیر الرجال
حب مقوی کبیر
امساکین
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 31۔جولائی گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 درجے سنٹی گریڈ
31۔جولائی۔ غروب آفتاب 7-08
یکم۔اگست۔ طلوع آفتاب 5-21

عالمی خبریں

اسرائیل فلسطین مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ یورپی یونین نے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل تمام عرب علاقے خالی کردے۔

روس نے کہا ہے کہ پاکستان طالبان کو اسلحہ نہ دے روسی وزیر خارجہ نے افغانستان کے پڑوسی ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان کو ہتھیاروں کی فراہمی روکنے میں مدد دیں۔

بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں منشیات کے عادی 40 لاکھ افراد میں سے 20 لاکھ ہیروئن پیتے ہیں۔ قبائلی علاقوں میں ہیروئن پینے والا مرجائے تو اس کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا گڑھا کھود کر دفنا دیا جاتا ہے۔

شمالی کوریا نے اپنے ساحل کے قریب امریکی فوج کے اجتماع کو اعلان جنگ کے مترادف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اسکا بھرپور جواب دیں گے۔

بھارت کے مشرقی صوبہ آسام کے پرہجوم بازار میں بم دھماکہ سے 11 افراد ہلاک اور متعدد شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

جاپان کے ایک سابق وزیراعظم جاپان کے نئے وزیر خزانہ مقرر کئے گئے ہیں۔

میزائلوں کے خوف سے امریکہ ایران کے خلاف پھر متحرک ہو گیا ہے۔ ایران اور لیبیا کو حساس آلات فروخت کرنے والی سات روسی فرموں کو امداد بند کردی ہے۔ امریکہ نے ایران میں دورمار میزائل شہاب 4 کی تیاری پر اظہار تشویش کیا ہے۔

ترکی میں مڈٹرم انتخابات 18۔ اپریل کو ہوں گے۔

الجزائر میں دو وارداتوں میں 23 دیہاتیوں کو ہلاک کر دیا گیا جبکہ 3 افراد کی گردنیں کاٹ کر انہیں سڑک کے کنارہ پر پھینک دیا گیا۔

اسرائیلی ارکان پارلیمنٹ نے ایوان کو توڑنے کے حق میں ووٹ دے دیا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم پر زور دیا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردیں۔

دسویں سارک سربراہ کانفرنس سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں شروع ہو گئی۔ جو تین دن جاری رہے گی۔ اس میں پاکستان' بھارت' بنگلہ دیش اور نیپال کے وزراء اعظم اور مالدیپ کے صدر اور بھوٹان کے وزراء کی کونسل کے چیئرمین شرکت کر رہے ہیں۔ سری لنکا کی صدر چندریکا کمارا تنگا نے افتتاح کیا ہے۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

وزیراعظم نواز شریف اور بھارتی وزیراعظم واجپائی کے درمیان ایٹمی دھماکوں کے بعد کولمبو میں پہلی ملاقات ہوئی ہے۔ نواز شریف نے کہا ہے کہ واجپائی سے مذاکرات حوصلہ افزا رہے ہیں۔ بھارت کو کشمیر پر لچک دکھانی چاہئے۔ مسئلہ کے حل کے لئے تیسرے فریق کی ثالثی درکار ہے۔ مسئلہ کشمیر اور امن و سلامتی پر ٹھوس اور واضح مذاکرات دونوں ملکوں اور علاقے کے مفاد میں ہیں۔

بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ نواز شریف سے ملاقات اچھی رہی ہے۔ باہمی دلچسپی کے کئی معاملات بھی زیر بحث آئے۔ کشمیر پر بھی بات ہوئی۔

وزیراعظم نواز شریف نے امن کیلئے سارک کانفرنس میں 3 نکاتی فارمولا پیش کر دیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ سارک مسئلہ کشمیر سے لاتعلق نہ رہے۔ کسی طاقتور کو کمزور پر مرضی مسلط کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بھارت نے کشمیر پر لچکدار رویہ نہ اپنایا تو مزید پیش رفت نہیں ہوسکتی۔ واجپائی "گڈمین" ہیں تاہم مستقبل کے بارے میں زیادہ پرامید نہیں ہوں۔

پاکستان اور بھارت کے خارجہ سیکرٹریوں کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قوم سپریم کورٹ پر حملہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی منتظر ہے۔ ملک میں تحقیقات کرنے والے سب ادارے ناکام ہو چکے ہیں۔ بڑے نادہندگان کی بجائے چھوٹے لوگوں کو گرفتار کیا جارہا ہے۔ اور انہی کی بجلی کاٹی جاتی ہے۔ صحافیوں اور وائس آف جرمنی کو انٹرویو دیتے ہوئے محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا کہ بنیادی حقوق کی بحالی سے عدلیہ کا وقار بلند ہو گیا ہے۔ نواز شریف کی حکومت جس گرداب میں پھنس چکی ہے اس سے نکلنا مشکل ہے۔ پیپلز پارٹی کے اقتدار کی راہ میں رکاوٹیں خود بخود دور ہوتی جائیں گی۔

عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ ولی خان نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی نے قسم کھا رکھی ہے کہ جہاں مسلمان نظر آئے اس کے گھر کو تباہ کر کے چھوڑیں گے۔ امریکہ ہمیں بتارہا ہے کہ پاکستان مزید چلنے کے قابل نہیں۔ جناح کا پاکستان تو ہم توڑ چکے ہیں۔ جماعت اسلامی نے مشرقی پاکستان میں 22 لاکھ مسلمانوں کو مروا دیا۔ پھر مسلمانوں کے گھر ویران کرنے کے لئے افغانستان پر نظریں جا پڑیں اب پھر جماعت اسلامی نے کشمیریوں کے گھر تباہ کرنے کا رخ کر لیا ہے۔

سابق وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ فیڈریشن خطرے میں ہے۔ قومی حکومت قائم کی جائے۔ قومی حکومت کو چیک کرنے کے لئے فوج کا اقتدار میں حصہ ہونا چاہئے۔ میں سیاست سے کنارہ کش ہو چکا تھا لیکن موجودہ حالات نے ایکٹو ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ حکمران اپنی ساکھ کھو چکے ہیں۔ اکانومی اور ادارے تباہ ہو چکے ہیں۔ ہر طرف اندھیرا ہے۔ انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بینظیر بھٹو کو بلاوجہ پریشان کر رہی ہے۔ میاں شریف ملک کو بچانے اور خود شریف فیملی کی بقا کیلئے آگے آئیں اور قومی حکومت بنائیں۔ قومی حکومت میں ولی خان صدر' نواز شریف وزیراعظم اور بینظیر بھٹو ڈپٹی وزیر اعظم ہوں۔ حکومت میں تمام صوبوں کو نمائندگی دی جائے۔

بنیادی حقوق سے متعلق اعلیٰ عدالتی اختیارات بحال ہونے سے فارن کرنسی اکاؤنٹ ہولڈرز کو عدالت جانے کا حق مل گیا ہے۔

لشکر جھنگوی کے دو مفرور ملزموں کی گرفتاری کے سلسلہ میں پولیس کی بھاری جمعیت نے بیس سے زائد گاڑیوں کے ہمراہ جہانیاں کے اللہ داد ٹرسٹ' جامع رحمانیہ اور خطیب جامع مسجد رحمانیہ کے بھائی کے گھر چھاپہ مار کر 13 طالب علم گرفتار اور بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کر لیا ہے۔ مسجد کے خطیب مولانا وجیہہ الدین کو بھی حراست میں لے لیا ہے۔ مفرور ملزم ریاض بسرا 700 پولیس اہلکاروں کا محاصرہ توڑ کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

تحریک جعفریہ لاڑکانہ کے صدر کو قتل کر دیا گیا ہے۔

لاہور ہائیکورٹ نے فارن کرنسی اکاؤنٹس کے تنازع میں گورنر سٹیٹ بینک ڈاکٹر محمد یعقوب اور سٹیٹ بینک کے ڈائریکٹر فارن ایکسچینج کو عدالت میں طلب کر لیا ہے۔

جماعت اسلامی نے تبدیلی لانے کے لئے رائے ونڈ سے تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ اگر حکومت ہمیں مل جاتی ہے تو ہم ملک کو بحران سے نکال سکتے ہیں کیونکہ 95 فیصد لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ مولانا مودودی کے دور میں جماعت اسلامی اتنی مقبول نہیں تھی جتنی آج ہے۔

سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے انکم ٹیکس آرڈیننس میں ترمیم کر دی ہے جس کے مطابق قرضے۔ رقوم کی پیشگی وصولی (ایڈوانس) اور تحائف پر بھی انکم ٹیکس لیا جائے گا۔

سندھ ہائی کورٹ نے بینظیر اور زرداری کے خلاف سوئس حکومت سے خط و کتابت بند کروادی ہے۔ اور حکم امتناعی میں کہا ہے کہ حکومت احتساب بیورو یا اٹارنی جنرل 11۔اگست تک کوئی کارروائی نہ کریں۔

اردو اخبارات کی قیمتیں آئندہ سے درج ذیل ہونگی۔

4 سے 6 صفحات 3 روپے۔ 8 سے 10 صفحات 5 روپے۔ 12 سے 20 صفحات 7 روپے ہوں گے (بیس صفحات سے زائد اشاعت کی صورت میں ہر اضافی صفحہ پر 50 فیصد اشتہار چھاپنا لازمی ہو گا۔

وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ بحران پر قابو پالیا ہے۔ آئی ایم ایف کے نئے مالیاتی پیکیج سے حالات بہتر ہو جائیں گے۔

ڈاکوؤں نے رائے ونڈ ریلوے سٹیشن کے کلرک کو پھندا ڈال کر ہلاک کر دیا ہے۔

حکومت نے ملک بھر میں خدمت کمیٹیوں کو ٹیکس چوروں کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔

خیرپور کے قریب ٹھری شہر میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے عالم دین قاری فقیر اللہ اور ان کے 3 ساتھیوں قتل کر دیا ہے۔

ڈیڑھ سو ارب کے قرضوں میں سے حکومت صرف 10۔ارب کے قرضے وصول کروا سکی ہے۔

پابندی کے باوجود 32 کروڑ کا نادہندہ سیٹھ یعقوب ملک سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

سندھ کے بلدیاتی اداروں میں خواتین کی نشستیں 100 بڑھا دی گئیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں • خوشاب کے مشہور تحفے ڈھوڈا' پتیسہ
شادی بیاہ کے موقع پر خصوصی رعایت
کے ساتھ آرڈر پر مال
تیار کیا جاتا ہے
احمد سویٹس اینڈ بیکرز
کالج روڈ ربوہ

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں
کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III,
Lahore. Tel. 5712119-877864